10941-نکاح خوان کا شیعہ لڑکی کے نکاح کرنے سے انکار کا شرعی حکم

سوال

عبدالعزیز بن باز—رحمہ اللہ تعالی—کی جانب سے عزیزہ آنسہ ف ، ح ، ع کی طرف اللہ تعالی اسے اپنی رضا اور خوشنودی کے کام کرنے کی توفیق سے نوازے اور اس کے معاملات میں آسانی پیدا فرمائے اور حالات کی اصلاح کرے ، آمین ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

وبعد :

آپ کا خط مجھے ملا جس میں آپ نے یہ ذکر کیا ہے کہ آپ ایک تیئس برس کی لڑکی ہیں اور داود بوھر اوان کے پیروکار شیعہ سے آپ کا تعلق ہے ، اور اس فرقے کا مندوب کینیا میں مقیم ہے جو کینیا کے ممباسا شہر کے نکاح خوان کو آپ کا نکاح پڑھانے سے روک رہا ہے ۔

خط میں آپ نے یہ رغبت ظاہر کی ہے کہ اس کے بارہ میں شرعی حکم بیان کیا جائے ۔

پسندیدہ جواب

بلاشک وشبہ اسلام کی طرف سب منسوب فرقوں کے سربراہوں کا چاہیے کہ وہ سب معاملات میں اسلامی احکام پر چلیں اور اس کی مخالفت کرنے سے بچیں ، شریعت اسلامیہ سے ہمیں یہ معلوم ہوچکا ہے کہ عورت کے اولیاء پر لازمی اور واجب ہے کہ جب ان کے لیے کوئی کفو اور مناسب دینی رشتہ مل رہا ہو تو وہ لڑکی کی شادی کردیں ۔

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور تم میں سے جو مرد وعورت بے نکاح ہیں ان کا نکاح کردو، اور اپنے نیک اور صالح غلام اور لونڈیوں کا بھی، اگر وہ مفلس بھی ہوں گے تو اللہ تعالی انہیں اپنے فضل سے غنی بنا دے گا، اللہ تعالی کشادگی والا اور علم والا ہے}.

اور اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے :

(جب تمہارے پاس ایسا شخص آئے جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس سے (اپنی لڑکی کی) شادی کردو، اگر ایسا نہیں کروگے تو زمین میں بہت زیادہ وسیع وعریض

فساد برپا ہوجائے گا) سنن ترمذی وغیرہ ۔

تو اس بنا پر جب آپ کے سب سے قریبی ولی نے آپ کی کسی ہم پلہ اور مناسب کفو شخص سے شادی کردی تو بہرہ فرقے کے مندوب کو اعتراض کا کوئی حق نہیں تو اس طرح جب اس نکاح میں سب شرعی شرائط پائی جائيں تو وہ نکاح صحیح ہوگا ، اور نکاح کے لیے ضروری ہے کہ یہ نکاح مباسہ میں شرعی عدالت کے ذریعہ سے کیا جائے تاکہ بہرہ فرقہ کے مندوب کو اعتراض کرنے کا موقع ہی نہ ملے ۔

اور جب مذکورہ طریقہ سے نکاح ہو تو پھر آپ کی اولاد بھی شرعی اولاد شمار ہوگی نہ کہ بہرہ فرقہ کی کیونکہ بہرہ اور کسی دوسرے کو اس پر اعتراض اور انکار کرنے کا حق حاصل نہیں ہے ، اور اگر آپ کے رشتہ دار بھی بہرہ فرقے کے مندوب کو راضی کرنے کے لیے آپ کی شادی نہیں کرتے تو اس طرح ان کی ولایت باطل ہوجائے کہ اور وہ ولی نہیں رہیں گے ۔

اور شرعی قاضی کو نکاح کرنے کا حق حاصل ہوجائے کہ وہ آپ کا عقد نکاح اس لڑکے سے کردے جو آپ کا کفو ہو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جس کو کوئی ولی نہ ہو اس کا حکمران ولی ہوگا) ۔

اور قاضی حکمران کا نائب ہے جو شادی سے روکنے والے ولی کے قائم مقام ہوگا اور اس ولی کا حکم ایسے ہی جیسے ولی ہے ہی نہیں ۔

اس کے بعد آپ اور آپ جیسے دوسروں کی بھی میری یہ نصیحت ہے کہ آپ بہرہ وغیرہ یا دوسرے شعیہ فرقے سے منسوب ہونا ترک کردیں کیونکہ یہ اسلامی اور طریقہ محمدیہ کے مخالف ہیں کیونکہ اس میں بہت ساری وجوہات پائی جاتی ہیں جس کی بنا پر یہ اسلامی طریقہ کے مخالف ہے تو اس لیے ایسے فرقوں کو چھوڑنا واجب اور ضروری ہے ۔

بلکہ اسے ترک کرکے اہل سنت والجماعت کے مسلک پر چلنا چاہیے جو کہ کتاب وسنت پر عمل پیرا ہونے والے ہیں اور منہج سلف اختیار کیے ہوئے ہیں اور صحابہ کرام اور ان کے متبعین کے طریقہ کار پر چلتے ہیں ۔

میں اللہ تعالی سے دعا گو ہوں کہ وہ اس اور دوسرے گمراہ فرقوں کو ھدایت نصیب فرمائے جو کہ صحیح طریقہ اور راستے سے منحرف ہوچکے ہیں ، اور اللہ تعالی انہیں طریق حق پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

اللہ تعالی ہمیں اور آپ اور باقی سب مسلمانوں کو نجات اور دنیا و آخرت کی سعادت کے کام کرنے کو توفیق دے ، بلاشبہ اللہ تعالی اس پر قادر اور کارساز ہے ۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ .